Diploma Programme
Programme du diplôme
Programa del Diploma

Urdu A: literature – Standard level – Paper 1
Ourdou A : littérature – Niveau moyen – Épreuve 1
Urdu A: literatura – Nivel medio – Prueba 1

Wednesday 10 May 2017 (afternoon)
Mercredi 10 mai 2017 (après-midi)
Miércoles 10 de mayo de 2017 (tarde)

1 hour 30 minutes / 1 heure 30 minutes / 1 hora 30 minutos

Instructions to candidates

- Do not open this examination paper until instructed to do so.
- Write a guided literary analysis on one passage only. In your answer you must address both of the guiding questions provided.
- The maximum mark for this examination paper is **[20 marks]**.

Instructions destinées aux candidats

- N'ouvrez pas cette épreuve avant d'y être autorisé(e).
- Rédigez une analyse littéraire dirigée d'un seul des passages. Les deux questions d'orientation fournies doivent être traitées dans votre réponse.
- Le nombre maximum de points pour cette épreuve d'examen est de **[20 points]**.

Instrucciones para los alumnos

- No abra esta prueba hasta que se lo autoricen.
- Escriba un análisis literario guiado sobre un solo pasaje. Debe abordar las dos preguntas de orientación en su respuesta.
- La puntuación máxima para esta prueba de examen es **[20 puntos]**.

© International Baccalaureate Organization 2017

International Baccalaureate®
Baccalauréat International
Bachillerato Internacional

https://xtremepape.rs/

صرف **ایک** اقتباس پر ہدایات کے مطابق ادبی تجزیہ لکھیئے۔ آپ کا تجزیہ آپ کی رہنمائی کے لئے فراہم کردہ دونوں سوالات کی روشنی میں ہونا لازمی ہے۔

.1

چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے

ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

باہزاراں اضطراب و صد ہزاراں اشتیاق

تجھ سے وہ پہلے پہل دل کا لگانا یاد ہے

تجھ سے کچھ ملتے ہی وہ بے باک ہو جانا مرا

اور ترا وہ دانتوں میں انگلی دبانا یاد ہے

کھینچ لینا وہ میرا پردے کا کونا دفعتاً

اور دوپٹہ سے ترا منہ کو چھپانا یاد ہے

دوپہر کی دھوپ میں میرے بلانے کے لیے

وہ ترا کوٹھے پہ ننگے پاؤں آنا یاد ہے

غیر کی نظروں سے بچ کر سب کی مرضی کے خلاف

وہ تیرا چوری چھپے راتوں کو آنا یاد ہے

آگیا گر وصل کی شب بھی کہیں ذکرِ فراق

وہ ترا رو رو کے مجھ کو بھی رُلانا یاد ہے

https://xtremepape.rs/

چوری چوری ہم سے تم آکر ملے تھے جس جگہ
مدتیں گزریں پر اب تک وہ ٹھکانا یاد ہے
وقتِ رخصت الوداع کا لفظ کہنے کے لیے
وہ ترے سوکھے لبوں کا تھرتھرانا یاد ہے
باوجودِ ادعائے اِتقا حسرؔت مجھے
آج تک عہدِ ہوس کا وہ زمانہ یاد ہے

حسرت موہانی، ورلڈ لٹریچر ٹوڈے آرگنائزیشن (۲۰۱۴)

(ا) یہ غزل شاعر کے جذبات کے بارے میں کیا ظاہر کرتی ہے؟

(ب) اس غزل کی ساخت کس طرح معنی اور احساس کو تقویت دیتی ہے؟ تفصیل سے بحث کیجیے۔

https://xtremepape.rs/

.2

ڈاچی (سواری کی اونٹنی یا سانڈنی)

یہی گڑیا سی لڑکی جب آٹھ برس کی ہوئی تو ایک دن مچل کر اپنے ابّا سے کہنے لگی۔ "ابّا ہم تو ڈاچی لیں گے، ابّا ہمیں ڈاچی لے دو!"

بھولی معصوم لڑکی، اسے کیا معلوم کہ وہ ایک مفلس اور قلاش مزدور کی لڑکی ہے، جس کے لیے سانڈنی خریدنا تو کجا، اس کا تصوّر کرنا بھی گناہ ہے۔ روکھی ہنسی کے ساتھ باقر نے اسے گود میں اٹھالیا اور بولا۔ "رجو تُو تو خود ڈاچی ہے" مگر رضیہ نہ مانی۔ اس دن مشیر مال اپنی سانڈنی پر چڑھ کر اپنی چھوٹی سی لڑکی کو آگے بٹھائے اس کاٹ میں کچھ مزدور لینے آئے تھے۔ تبھی رضیہ کے ننھے دل میں ڈاچی پر سوار ہونے کی زبردست خواہش پیدا ہوا اٹھی تھی اور اسی دن سے باقر کی رہی سہی غفلت بھی دور ہو گئی تھی۔

اس نے رضیہ کو ٹال تو دیا تھا مگر دل ہی دل میں اس نے عہد کر لیا تھا کہ چاہے جو ہو وہ رضیہ کے لیے ایک خوبصورت ڈاچی ضرور مول لے گا۔ اور تب اسی علاقہ میں جہاں اس کی آمدنی کی اوسط مہینہ بھر میں تین آنہ روزانہ بھی نہ ہوتی تھی۔ وہیں اب آٹھ دس آنے ہو گئی۔ دور دور کے دیہات میں اب وہ مزدوری کے لیے جاتا۔ کٹائی اور سنچائی کے دنوں میں دن رات جان لڑاتا۔ فصل کاٹتا، کھلیانوں میں اناج بھرتا، نیرا ڈال کر کپ بناتا، بجائی کے دنوں میں ہل چلاتا، پیلیاں بناتا، نرائی کرتا۔ ان دنوں اسے پانچ آنے سے آٹھ آنے تک مزدوری مل جاتی [...]

آج ڈیڑھ سال کی کڑی مشقت کے بعد وہ مدت سے پالی ہوئی اپنی اس آرزو کو پوری کر سکا تھا۔ سانڈنی کی رسی اس کے ہاتھ میں تھی اور سرکاری کھالے کے کنارے وہ چلا جا رہا تھا۔

شام کا وقت تھا اور مغرب میں غروب ہوتے ہوئے آفتاب کی کرنیں دھرتی کو سونے کا آخری دان دے رہی تھیں۔ ہوا میں کچھ خنکی آ گئی تھی اور کہیں دور۔۔۔ کھیتوں میں ٹٹہری ٹیہوں ٹیہوں کر کے اُڑ رہی تھی۔ باقر کی نگاہوں کے سامنے ماضی کے تمام واقعات ایک ایک کر کے آ رہے تھے [...]

https://xtremepape.rs/

باقرنے جیسے خواب سے بیدار ہو کر مغرب کی طرف غروب ہوتے آفتاب کو دیکھااور پھر سامنے کی طرف ویرانے میں نظر دوڑائی۔ اُس کا گاؤں ابھی بڑی دُور تھا۔ مسّرت سے پیچھے کی طرف دیکھ کر اور چپ چاپ چلی آنے والی سانڈنی کو پیار سے پچکار کر وہ اور بھی تیزی سے چلنے لگا۔ کہیں اس کے پہونچنے سے پہلے رضیہ سو نہ جائے اس خیال سے؛

مشیر مال کاٹ نظر آنے لگی۔ یہاں سے اس کا گاؤں نزدیک ہی تھا [...] اپنے تصور کی دنیا میں محو وہ کاٹ کے پاس سے گذرا جارہا تھا کہ اچانک کچھ خیال آجانے سے وہ رکا اور کاٹ میں داخل ہو گیا [...] نانک بڑھئی کی جھگی کے سامنے وہ رُکا۔ منڈی جانے سے پہلے وہ اس کے یہاں ڈاچی کا گدرا بننے کے لیے دے گیا تھا۔ اسے خیال آیا کہ اگر رضیہ نے ڈاچی پر چڑھنے کی ضد کی تو وہ کیسے ٹال سکے گا۔ اسی خیال سے وہ پیچھے مڑ آیا تھا [...]

اپنی ملازمت کے دوران مشیر مال نے کافی دولت جمع کر لی تھی اور جب ادھر نہر نکلی تو اپنے اثر ورسوخ سے ریاست ہی کی زمین میں کوڑیوں کے مول کئی مربع زمین حاصل کر لی تھی۔ اب ریٹائرڈ ہو کر یہیں آکر رہتے تھے۔ مزارع رکھے ہوئے تھے آمدنی خوب تھی اور مزے سے بسر ہو رہی تھی۔ اپنی چوپال پر ایک تخت پر بیٹھے حقہ پی رہے تھے۔ سر پر سفید صافہ گلے میں سفید قمیص اسی پر سفید جیکٹ اور کمر میں دودھیا سفید تہہ بند۔ گرد سے اٹے ہوئے باقر کو سانڈنی کی رسی تھامے آتے دیکھ کر انھوں نے پوچھا۔

"کہو باقر کدھر سے آرہے ہو؟"

باقرنے جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ "منڈی سے آرہا ہوں مالک!"

"یہ ڈاچی کس کی ہے؟"

"میری ہی ہے مالک ابھی منڈی سے لا رہا ہوں"

"کتنے کو لائے ہو؟"

باقرنے چاہا کہہ دے آٹھ بیسی کو لایا ہوں۔ اس کے خیال میں ایسی خوبصورت ڈاچی دو سو میں بھی سستی تھی مگر دل نہ مانا، بولا۔ "حضور مانگتا تو ایک سو ساٹھ تھا مگر سات بیسی ہی کو لے آیا ہوں۔

https://xtremepape.rs/

مشیر مال نے ایک نظر ڈاچی پر ڈالی۔ وہ خود عرصے سے ایک خوبصورت سی ڈاچی اپنی سواری کے لیے لینا چاہتے تھے [...] یہ ڈاچی ان کی نظر میں جچ گئی [...] بولے "چلو ہم سے آٹھ بیسی لے لو ہمیں ایک ڈاچی کی ضرورت ہے دس تمہاری محنت کے رہے۔"

باقر نے پھیکی ہنسی کے ساتھ کہا، "حضور ابھی تو میرا چاؤ بھی پورا نہیں ہوا۔"

مشیر مال اٹھ کر ڈاچی کی گردن پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ "واہ کیا اصیل جانور ہے! بظاہر بولے۔ "چلو پانچ اور لے لینا اور انھوں نے نوکر کو آواز دی۔ "نورے اے او نورے"۔۔۔

نوکر جوہڑے میں بیٹھا بھینسوں کے لیے پٹھے کتر رہا تھا۔ گنڈاسہ ہاتھ ہی میں لیے ہوئے بھاگا آیا، مشیر مال نے کہا۔ "یہ ڈاچی لے جا کر باندھ دو ایک سو پینسٹھ میں کہو کیسی ہے؟"

اوپندر ناتھ اشک، اشک کے منتخب افسانے (۱۹۸۶)

(ا) یہ افسانہ باپ کے کردار اور احساسات کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟ تفصیل سے تبصرہ کیجیے ۔

(ب) مندرجہ بالا اقتباس میں ماحول کی تصویر کشی کے لیے کن ادبی محاسن کا استعمال کیا گیا ہے؟

https://xtremepape.rs/